

## کیا لوگوں کو قرآن پڑھنے سے روکنا درست ہے؟

محمد ظفر اللہ

محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی، احمدی ہونے کی حالت میں قرآن پڑھنے کے "جرم" میں، پاکستان میں قید و بند اور دیگر صعوبتوں کا سن کر یہ کرید ہوئی کہ کیا واقعی اسلام میں غیر مسلموں کے قرآن پڑھنے پر پابندی ہے؟ جب کھوج پر نکلے تو پتا چلا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ اسلامی تاریخ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ، جو مولوی حضرات لہک لہک کر بیان کرتے ہیں، اس بات کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی اسلامی تاریخ کی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں وہ یہ بتائے گی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے گھر میں جو قرآن پڑھا تھا وہ کفر کی حالت میں پڑھنا شروع کیا تھا۔ اب ذرا یہ پڑھ لیں

وَكذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا

نَهْدِي بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ----- الشوری ۵۲

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تو سیدھے راستہ کی طرف چلاتا ہے۔

اس آیه کریمہ میں جو یہ فرمایا گیا ہے قرآن کو رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا میں سے کہہ کر کہ: وَلَكِن

جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی

تخصیص نہیں رکھی کہ وہ پہلے سے مسلمان ہوں یا نہ، یا انہیں کوئی مسلمان جانتا ہو یا

نہ۔ حضرت عمر کے بہن بہنوئی رضوان اللہ علیہم نے بھی حضرت عمر کو یہ نہیں کہا

تھا کہ چونکہ تم کافر ہو اس لئے قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر انہوں نے ایسا نہیں کہا تو

کوئی بھی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ دوسرے الفاظ میں پاکستان کی سرکاری مسلمان مشینری اور

پاکستان کے سرکاری مسلمان، یعنی ذریت شیطان مولویوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ

کسی کو بھی قرآن پڑھنے سے روکیں۔

ایک اور وجہ ہے اس حق کے نہ دئے جانے کی اور وہ یہ ہے کہ قرآن تمام انسانوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے، قرآن کی رو سے۔ ذرا یہ پڑھ لیں۔

**شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ** ..... البقرة ۱۸۵

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا.....

اس آیت کریمہ میں قرآن حکیم کو انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کہا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی انسان کو قرآن کے پڑھنے سے روکنا جائز نہیں۔ اور یاد کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعے کو کہ اگر وہ نہ پڑھتے قرآن تو کم از کم اس روز مسلمان نہ ہوتے۔ اب ایک اور بات ہے جس کے پیش نظر کسی مسلمان کو کسی کو بھی قرآن پڑھنے سے روکنا نہیں چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی کو قرآن پڑھنے سے روکنے کا یہ مطلب ہوا کہ جو ہدایت کا خزانہ مسلمانوں کو خدا کی طرف سے عطا ہوا ہے مسلمان اسے دوسروں سے چھپانا چاہتے ہیں۔ پر یہ عادت یہودیوں کی تھی۔ وہ نہ صرف یہ کہ توراہ شریف کو غیروں سے چھپاتے تھے بلکہ اپنوں کو بھی غلط سلط پڑھ کر بتا دیتے تھے کہ یہ لکھا ہے توراہ میں۔ یہ پڑھ کر دیکھ لیں

**إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۗ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ**..... البقرة ۱۵۹

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح نشانات اور کامل ہدایت میں سے نازل

کیا، اس کے بعد بھی کہ ہم نے کتاب میں اس کو لوگوں کے لئے خوب کھول کر بیان کر دیا تھا۔ یہی ہیں وہ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور اُن پر سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔  
 کیا لوگوں کو قرآن پڑھنے سے روکنا کتمِ بینات سے نہیں؟ دوسرے الفاظ میں کیا لوگوں کو قرآن پڑھنے سے روکنا درست ہے؟ اس معاملے کو کچھ اس پہلو سے دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی امتِ مسلمہ کو مبعوث کرنے سے غرض کیا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِّنْهُمْ  
 الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ---- آل عمران ۱۱۰

**ترجمہ:** تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

تو مسلمانوں کے ذمے تو یہ کام ہوا ہے کہ جو انکو ہدایت ملی ہے اسے عام کریں نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں اور بتائیں کہ دیکھو ہمارا قرآن یہ کہتا ہے اور اس پر عمل کرنے کے یہ فائدے ہیں۔ اور اس کے لئے مسلمانوں کو اسلام کی، اور قرآن کی، تعلیم کو عام کرنا ہوگا۔ اس معاملے میں مجھے عربوں اور خاص طور پر سعودیوں کی یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ جب ان کو قرآن کریم کی کسی ایسی آیہ کریمہ کی سمجھ آجاتی ہے جس کا تعلق "جدید سائنسی حقائق" سے محسوس ہوتا ہے، اس کی خوب اشاعت کرتے ہیں۔ ایک بار میں ایک کانفرنس کے سلسلے میں مراکش گیا۔ وہاں ایک صاحب نے ایسے ہی حقائق سے متعلق عربی میں لکھا ہوا ایک کتابچہ دیا۔ اللہ

تعالیٰ انکو جزا دے۔ اس کتابچہ میں بڑی صراحت سے ایسے حقائق کا بیان تھا جو کہ آج کی سائنس نے "دریافت" کئے جبکہ قرآن کریم میں وہ پہلے سے مذکور ہیں۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ قرآن کریم میں صاحب علم اور صاحب عقل لوگوں کو غورو فکر کی دعوت دی گئی ہے اور اس دعوت میں بھی مذہب و ملت کی کوئی تخصیص نہیں۔ تو اس لحاظ سے بھی قرآن کو صرف مسلمانوں کے لئے خاص کر دینا نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ ناقابل معافی جرم ہے۔ سو پاکستان کے عوام کو چاہئے کہ وہ ایسے تمام قوانین کو کالعدم قرار دینے کے لئے تحریک چلائیں جو کہ قرآن کے پڑھنے پر پابندی لگاتے ہیں۔

